بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ھُوَ

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:....................

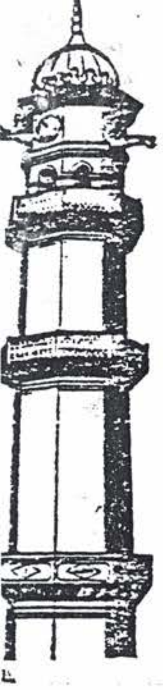

منارۃ المسیح

اخبار احمدیہ مغربی جرمنی

ہمبرگ

نگران و مدیر۔ لئیق احمد منیر

کتابت: مظفر احمد خورشید۔ تعاون: فضل الرحمان انور۔ حفیظ الرحمان انور

Fazle-Omar-Mosch

Wieckstraße 24

2 Hamburg 54

Tel. 040 / 40 55 60

جلد 2 | شمارہ 6-7 | رجب و شعبان / جولائی اگست 1978ء

--- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

--- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل تبلیغی اغراض کیلئے یورپ کے دورہ پر ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت دورہ میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے اور یہ مغربی اقوام جلد اپنے خالقِ حقیقی کو پہچاننے لگیں اور حلقہء بگوشِ اسلام ہوں۔

--- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 5 اگست کو ہمبرگ تشریف لائے اور 11 اگست تک قیام فرمایا۔ اس دوران حضور نے نہایت کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور اخبار نویسوں کے سوالات کے جوابات دیے۔ اس روز ریڈیو کے نمائندے بھی اس کانفرنس میں شریک تھے۔ انہوں نے حضور کا انٹرویو ریکارڈ کیا اور اسی روز شام کو ریڈیو ہمبرگ سے حضور کا انٹرویو نشر کیا گیا۔ اگلے روز مختلف اخبارات نے پریس کانفرنس کی کاروائی اور حضور کے فوٹو شائع کیے۔ پریس نمائندگان کی کل تعداد 15 تھی۔ اس کے علاوہ حضور نے ہمبرگ جماعت اور ہمبرگ سے منسلک جماعتوں سے دو روز تفصیلی ملاقاتیں کیں اور دوستوں کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ دونوں ملاقاتوں میں حضور نے تقریباً ۲ دو ۲ دو گھنٹے تک دوستوں

سے ملاقات کی۔ مورخہ ۱۵ اگست کو رات ۹ بجے مشن کی طرف سے دیئے جانے والے عشائیہ میں حضور نے شرکت فرمائی۔ مورخہ ۱۶ اگست کو صبح دس بجے حضور ہمبرگ سے فرانکفرٹ تشریف لے گئے۔ وہاں بھی حضور نے ایک نہایت کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اگلے روز بہت سے اخبارات نے اس کانفرنس کی کاروائی اور حضور کے فوٹو شائع کیے۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک کے کونسلروں سے حضور کی ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں شہر کے عمائدین بھی مدعو تھے۔ یہ تقریب بھی نہایت کامیاب رہی۔ علاوہ ازیں شہر کے میئر سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر حضور نے جرمن قرآن مجید کا ترجمہ انہیں پیش کیا۔ علاوہ ان مصروفیات کے حضور نے فرانکفرٹ کی جماعت سے بھی طویل ملاقاتیں کیں۔

ہمبرگ اور فرانکفرٹ میں حضور ایدہ اللہ کی تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارے میں شائع کی جائیگی۔

<u>رمضان المبارک</u> = چونکہ ہم اس وقت ایک نہایت مبارک ماہ رمضان المبارک سے گزر رہے ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ رمضان کی برکتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ ہر روز اپنی خامیوں کا محاسبہ کریں اور انہیں ترک کرنے کا عزمِ صمیم کریں اور مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

- بلا عذر روزہ ترک نہ کریں
- خود بھی روزہ رکھیں اور دوسروں کو روزہ رکھنے کی تلقین کریں اور
- اس ماہ خاص طور پر نماز و نوافل کا اہتمام کریں
- روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید کو ضرور پڑھیں
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ماہ خاص طور پر کثرت کے ساتھ صدقہ دیتے تھے۔ حضورؐ کی سنت کی اتباع میں ہمیں بھی اس ماہ زیادہ سے زیادہ خدا کی راہ میں صدقہ دینا چاہیے۔
- قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کے ارشادات کی روشنی میں اس ماہ میں ہر قسم کی بدگوئی، گالی گلوچ۔ فساد۔ غیبت وغیرہ برائیوں کو بالکل ترک کر دینا چاہیے۔

روزے دار کی فضیلت = حدیث قدسی میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ الصوم لی وانا اجزی۔ کہ روزے دار روزہ میری خاطر رکھتا ہے اور میں خود ہی اس کو اس کی جزا دوں گا۔ پھر فرمایا روزے دار کیلئے دو قسم کی خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس

وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ خداتعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ روزے دار کے منہ کی بو خداتعالیٰ کو مشک سے زیادہ محبوب ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ خداتعالیٰ ہم کو اس کی توفیق دے۔

عید = عیدالفطر 4 ستمبر کو منائی جائیگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہمبرگ اور فرانکفرٹ دونوں جگہ نمازِ عید کا وقت 9.30 ہے۔ عید کے موقعہ پر فطرانہ دینا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ آنحضرت صلعم نے گھر کے ہر فرد کیلئے اسے لازمی قرار دیا ہے۔ اس کی کم از کم شرح 2 مارک ہے اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے عید فنڈ قائم فرمایا تھا۔ ہر احمدی کو عید فنڈ بھی ضرور ادا کرنا چاہیے۔ اس کی بھی شرح 5 مارک ہے۔

مرکزی خبریں

○ ہمبرگ مورخہ 16 جولائی کو لجنہ اماءاللہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ اور سیکریٹری لجنہ اماءاللہ کا انتخاب ہوا۔ انتخاب کے مطابق مکرمہ بیگم محمود خان صدر لجنہ اور ریحانہ مختار صاحبہ جنرل سیکریٹری لجنہ منتخب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔

○ ہمبرگ ماہ جولائی میں دو جرمن کلاسیں مسجد Visit کرنے آئیں۔ ایک کلاس 22 جولائی کو آئی۔ جس میں 26 طلباء اور دو ٹیچر تھے۔ دوسری کلاس 20 جولائی کو آئی جس میں 30 طلباء اور ایک ٹیچر تھے۔ دونوں کلاسوں کو اسلام کا تعارف کرایا گیا اور بعد میں ان کے سوالات کے جوابات دیے گئے۔

○ اس شمارہ میں حضور کی فرانکفرٹ میں پہلی آمد کے موقعہ کی تفصیل شائع کی جا رہی ہے۔ آئندہ شمارہ میں دوسری آمد کی تفصیل شائع کی جائیگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرانکفرٹ میں مصروفیات اور دوستوں کو قیمتی نصائح

حضور مؤرخہ ۱۵ مئی کو فرانکفرٹ تشریف لائے اور 28 مئی کو ہالینڈ تشریف لے گئے۔ اس اٹھارہ دن کے قیام کے دوران حضور نے جماعت کے دوستوں سے نہایت محبت بھری ملاقاتیں کیں اور دوستوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ چونکہ یہ نصائح موقعے کی نزاکت اور دوستوں کے حالات کے مطابق تھیں اس لئے انہیں استفادہ عام کیلئے شائع کیا جا رہا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ حضور کے ان ارشادات کو غور سے پڑھیں اور ان پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔

رقم کا صحیح استعمال۔ اخراجات میں کمی اور رقم کے صحیح استعمال کے بارے میں حضور نے فرمایا۔

بعض ایسے ہیں جنہوں نے یہاں خرچ کر کے جتنی رقم بچی وہ گھر بھیج دی اور گھر والوں نے یہ سمجھا کہ یہ ایسے ہی ملتی رہے گی اور انہوں نے ساری رقم خرچ کرنے کی عادت ڈال لی۔ مثلاً یہاں سے رقم بھیجنے والوں کے گھروں میں 600 کپڑے دھونے والی مشینیں آ گئی ہیں حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور زمین لینے کا شوق اس قدر ہوا کہ پہلے قیمتیں جو چار پانچ ہزار روپے کنال تھیں اب ایک ایک لاکھ روپیہ کے حساب سے فروخت ہو گئی۔ اور جو وہاں بیٹھے ہیں وہ تو محنت نہیں کر رہے اور ان کو پیسے کی کوئی قدر نہیں۔ جہاں (ربوہ کا) بارڈر ملتا ہے وہاں پہلے زمیندار منتیں کرتے تھے کہ تین ہزار میں زمین لے لو اور مجھے یہاں آنے سے پہلے ایک پیغام ملا ہے ایک سید کی زمین بالکل ساتھ لگتی ہے وہ کہتا ہے کہ ایک لاکھ تیس ہزار فی ایکڑ سے زمین لے لیں۔ یہ قیمتیں آپ لوگوں نے اونچی کی ہیں۔ یہاں آکر پلاننگ نہیں کی تو یہ نقصان ہوا ہے۔ اگر آپ یہ قیمتیں نہ بڑھاتے تو آپ ہی کل یہ زمینیں خرید لیتے اور ایک لاکھ تیس ہزار میں ایک ایکڑ نہیں بلکہ دس ایکڑ مل جاتے بلکہ تیرہ چودہ۔ ایسے آپ کو بھی محروم کر لیا اور اپنے بچوں کو بھی۔ حالانکہ تمہاری یہ نوکریاں مستقل عمر کیلئے تو نہیں تھیں اور اس کی حفاظت کرنی چاہیے تھی۔

بغیر شراکت کے کاروبار = جب پیسہ زیادہ آجائے تو آدمی یہ نہیں سوچتا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ اسی ضمن میں حضور نے ایک افریقن دوست کا واقعہ سنایا کہ وہ میرے پاس آئے اُن کے پاس چالیس ہزار روپیہ تھا۔ انہوں نے مشورہ مانگا۔ میں نے کہا میرا مشورہ یہ ہے کہ کسی کے ساتھ مل کر تجارت نہ کرنا۔ کسی احمدی سے بھی مل کر تجارت نہ کرنا۔ خود کام کرنا۔ بڑا اچھا کہا۔ وہ چلے گئے۔ دو سال کے بعد آئے اور کہنے لگے کہ میں نے آپ کے مشورے کے خلاف لائل پور کے ایک غیر احمدی سے شراکت کر کے اپنی ساری رقم لگا دی۔ اُس نے میرے حصے کا (نقصان) Loss ساٹھ ہزار روپیہ لگا دیا ہے۔ چالیس ہزار روپیہ میرا وہ گیا اور بیس ہزار روپیہ اور مانگ رہا ہے۔ کیونکہ وہ افریقن تھے اور انگلستان سے آئے تھے۔ اُس کے پاس دو Nationalities تھیں۔ میں نے انہیں کہا کہ انگلستان واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ واپس انگلستان چلے گئے۔ حضور نے فرمایا کہ جس نے کمایا ہوتا ہے اُس کو درد بھی ہوتا ہے اور جس نے کمایا نہیں اُس کیلئے پیسہ لذت ہے۔ میں تو شراکت کا قائل نہیں۔ شراکت تو وہاں چلتی ہے جہاں ایک کروڑ روپیہ سو دو سو آدمی اکٹھا کر سکتے ہوں لیکن تیس چالیس ہزار اور لاکھ ڈیڑھ لاکھ تو تم آسانی سے جمع کر سکتے ہو۔ بعضوں نے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو لاکھ اپنے ماں باپ کو بھیجا ہے تم لوگوں کو یہاں بھی بچا کر خرچنا چاہیئے تھا اور پاکستان بھی حساب سے بھیجنا چاہیئے تھا۔ اور اپنے مستقبل کیلئے بچا کر رکھنا چاہیے اور شراکت کے بغیر۔ پتہ نہیں یہ کس وقت یہاں سے نکال دیتے ہیں۔ یہ ملک اِن کا ہے۔ یہ تر کیدڑی نہ ہو جائے کہ جب آپ واپس جائیں تو خالی ہاتھ۔ پھر آپ نے جا کر اپنے ماں باپ سے لڑنا ہے کہ پیسے دو۔ وہ کہیں گے کھا گئے گئے۔

مغلوب ترقی = حضور نے اُن ممالک کے بارے میں فرمایا کہ جو دنیا ہے۔ جس میں تم پیسے کما رہے ہو بہت تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ پھر یہ جو افغانستان میں ہوا ہے۔ جہاں سے خبریں آ رہی ہیں کہ بچوں کو اور عورتوں کو بھی قتل کر دیا گیا اور روسی اثر بڑھ گیا۔ اور ایران میں بھی شور ہے۔ یہ مغرب والے آرام سے تو نہیں بیٹھیں گے۔ جس کا موقع بن گیا اُس نے ایٹم بم گرا دینے ہیں۔ اور پھر یہ علاقے (جرمنی بھی) کمانے کے علاقے نہیں ہوں گے بلکہ رونے کے علاقے ہوں گے۔ جو رہ جائیں گے وہ روئیں گے کہ یہ کیا ہو گیا ہے یہ بہت تباہی کی طرف جا رہے ہیں اور اُن کو سمجھ نہیں آ رہی۔ میں یہ کہا کرتا ہوں کہ اُن کی مغلوب نشوونما ہوتی ہے۔ خدا نے تو اُن کو طاقتیں دی تھیں۔ جسمانی اور عقلی کے علاوہ اخلاقی اور روحانی بھی۔ اُنہوں نے روحانی اور اخلاقی طاقتوں کی طرف توجہ نہیں

دی اور صرف جسمانی طاقتوں کی نشوونما کی ۔ صرف آدھے جسم نے ترقی کی ۔ یہ تو مفلوج ہیں ۔ یہ سوچ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ یہ کدھر جا رہے ہیں ۔ اور اتنی دولت پیدا کرنے کے باوجود اپنی نسل کے ایک حصے کو مطمئن نہیں کر سکے ۔ اسی لئے تو Terrorist پیدا ہوتے ہیں ۔ جو سوسائٹی سے بھاگے ہوتے ہیں ۔ ان کیلئے دعا کیا کرو ۔ یہ ان کا حق بنتا ہے ۔ کیونکہ تم ان کے ملک میں رہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس تباہی سے بچائے جس کی طرف یہ بہت تیزی سے حرکت کر رہے ہیں ۔

<u>وقارِ عمل</u> = تم نے یہاں ایسے ایسے کام سیکھ لئے ہیں جو تم وہاں سوچ بھی نہیں سکتے تھے ۔ اس لئے حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا کہ وقارِ عمل کیا کرو ۔ کیونکہ کوئی کام بھی بے عزتی کا نہیں ہوتا ۔ ہوٹلوں کی میزیں سجانا ۔ آلوؤں کا تلنا ۔ برتن دھونا ۔ کھانا کھلانا ۔ اٹالین ڈش جو PIZZA کہلاتی ہے ۔ اس کے احمدی بڑے ماہر ہیں ۔ ہمارے تو ایسے کھانے ہیں کہ یہاں دو سو گنا نفع ہو سکتا ہے ۔ شاندار سموسے ہر قسم کے ۔ ان پر تمہارے چار آنے خرچ آتے ہیں اور انہوں نے چار چار مارک لے کر کھا جانے ہیں ۔ لیکن وہاں تمہاری بے عزتی تھی اور یہاں نہیں ۔ ہر کام عزت والا ہوتا ہے ۔ ہر کام میں بے عزتی تب ہوتی ہے جب بددیانتی آجائے ۔ اس لئے ہر لحاظ سے دیانت داری سے کام کرنا چاہیے ۔ تو پھر وہ بڑے عزت والے کام ہیں ۔ میں ہٹلر کے زمانہ میں میونخ کے ایک ہوٹل میں ٹھہرا تو ایک نوجوان نے ناشتہ Serve کیا ۔ رات سیر کے دوران ایک سکیٹنگ کے رنگ میں چلا گیا ۔ میں نے پہلے سکیٹنگ نہیں دیکھی تھی میں نے کہا یہ بھی دیکھ لوں ۔ وہاں ایک نوجوان بڑے اچھے سکیٹنگ کے لباس میں سکیٹنگ کرتا ہوا قریب آیا اور کہنے لگا ۔ مجھے پہچانا نہیں ۔ میں نے ہی صبح ناشتہ Serve کیا تھا ۔ اس کے لباس پر جہاز کا نشان دیکھ کر میں نے اس کے بارے میں پوچھا ۔ اس نے کہا وہ ریزرو میں ہے ۔ اس زمانہ میں جرمنی کو اپنی فوج کی اجازت نہیں تھی اور انہوں نے لاکھوں نوجوان ٹرینڈ کرکے سول نوکریوں پر لگائے ہوئے تھے ۔

<u>کائنات کا وجود اور بقا کلامِ الٰہی پر ہے</u> = جماعت ہمبرگ سے ملاقات کے دوران کھوکھر غربی (ضلع گجرات) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو کھوکھر غربی سے سارے اثر و رسوخ والے غیر احمدی ربوہ آ چکے ہیں ۔ یہ بھی ایک انقلاب ہے ۔ کہ غیر احمدی ربوہ آنے لگ گئے ۔ اور جب وہ ربوہ آتے ہیں تو ہم ان علماء کے بہت ممنونِ احسان ہوتے ہیں جنہوں نے ربوہ کے خلاف جھوٹ بولا ہوتا ہے ۔ جب وہ آتے ہیں تو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ مولوی کیا کہتا ہے اور یہاں کیا ہے ۔ کئی نے بیعتیں کی ہیں ۔ شیخوپورہ میں بھی بہت نے بیعتیں کی ہیں ۔ اور

بڑے کٹر مولوی بھی اب گجرات سے ربوہ آنے لگ گئے ہیں۔ انہوں نے عجیب مسئلے بنائے ہوئے ہیں
ایک کہنے لگے کہ یہ مولوی صاحب بھی ہمارے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وحی کا دروازہ
بند ہوگیا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کی خبر لینی چاہیے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ کائنات کا وجود
اور بقا کلامِ الٰہی پر ہے۔ خدا کا کلام ہی خدا کی وحی ہے۔ میں نے بتانا شروع کیا کہ خدا کہتا ہے
کہ کوئی پتہ درخت کا نہیں گرتا جب تک میں نہ کہوں۔ کھیتیاں نہیں اُگتیں۔ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ
أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ترجمہ۔ کھیتوں کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ بادلوں کے متعلق
آتا ہے کہ ہم ہواؤں کو کہتے ہیں کہ پانی اٹھاؤ۔ ہواؤں سے ہم کہتے ہیں کہ چلو اس پانی
کو لیکر۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اس طرف چلو پھر ہم کہتے ہیں یہاں نہ برسو۔ پھر ہم کہتے ہیں یہاں
برسو۔ ہوائیں جو ہیں وہ اپنے کندھوں کے اوپر خدا تعالیٰ کا کلام اور وحی لیکر چل رہی ہیں۔
اور قرآن کریم نے تو بہت کثرت سے کہا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر کوئی محروم ہوتی ہے تو انسان کی
روح جس کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ جس نے اس زندگی کے بعد اگلی زندگی بھی گزارنی
ہے وہ تمہارے خیال میں محروم ہے۔ خدا کی وحی کی پتوں کو بھی ضرورت ہے شہد کی مکھیوں کو بھی۔
کھیتوں کو بھی۔ بادلوں کو بھی۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

سچا واقعہ = فرقان بٹالین میں ایک دفعہ رات کو پٹرول دستہ پھنس گیا اور راستہ بھول گیا۔
"سادا باد" وادی میں کئی میل پیدل چل کر جانا پڑتا تھا۔ سامنے سے اُن کی توپیں گولہ باری شروع
کر دیتی تھیں جب کہیں نظر آجاتیں۔ جب روشنی ہوئی تو کرنل صاحب نے دیکھا کہ ہمارا
پٹرول دشمن کی پہاڑی کے نیچے ہے۔ اور دو میل چل کر وادی میں سے گزر کر پھر اپنی پہاڑی پر چڑھ
کر انہوں نے اپنے بنکرز میں آنا تھا۔ انہوں نے ساری بٹالین کو کہا کہ سجدہ میں گر جاؤ اور دعائیں
کرو کہ اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت کا سامان کرے۔ اور یہ بالکل مطلع صاف تھا۔ ایک چھوٹی سی
بدلی بھی نہیں تھی۔ اچانک ایک طرف سے بدلی کا ایک ٹکڑا اڑتا ہوا تیزی سے عین ہمارے
آدمیوں پر آکر ٹھہر گیا۔ اور اس طرح اس نے پردہ کر دیا۔ وہ وہاں سے روانہ ہو کر
اپنے بنکرز میں جب پہنچے تو پھر ہوا آئی اور بادل کو اڑا کے لے گئی اور شام تک کوئی
بادل کی ٹکڑی انہیں نظر نہ آئی۔ پوری چھ سو آدمیوں کی بٹالین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی
قدرت کا یہ نشان دکھایا۔ تو حکم اس کا چلتا ہے۔ الحکم للّٰہ۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ کا کلام ہم کو نہیں مل سکتا۔ اور ہر چیز کو مل سکتا ہے۔ پہلے شروع میں تو اس
کے چہرے پر بہت سختی تھی لیکن آخر میں کافی نرمی آگئی۔ قرآن کریم کو پڑھتے نہیں اور اعتراض
کر دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرینکفورٹ میں اپنے خدام کے ساتھ

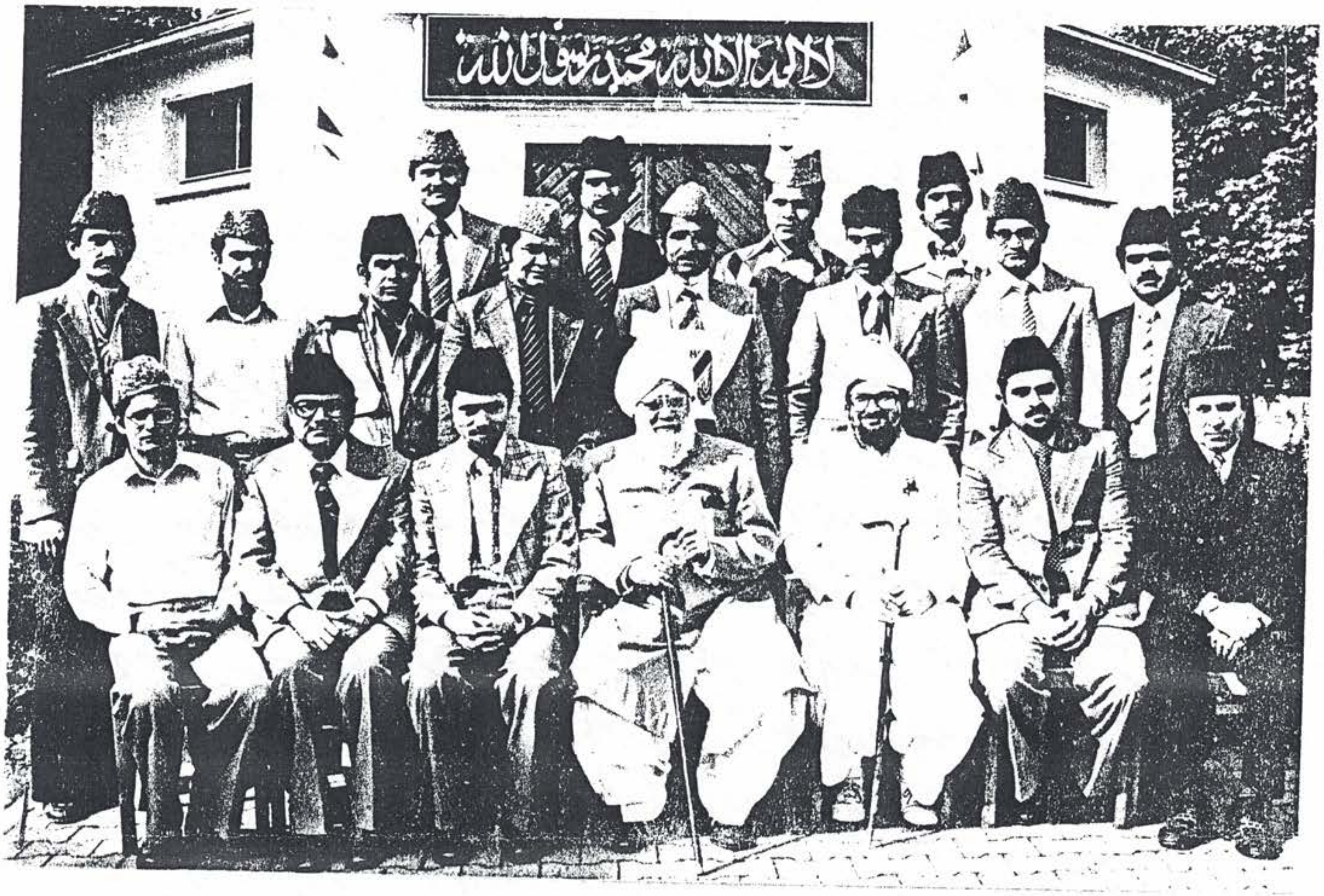

ایک انقلابی تبدیلی = اب بہت سارے مولوی احمدی ہوگئے ہیں۔ ایک بوڑھا آدمی مسجد کا امام چند مہینے ہوئے احمدی ہوئے ہیں۔ پہلے یہ ہوا کہ اُن کے بیٹے نے اُن کو کہا کہ گھر سے نکل جاؤ وہ چلے گئے۔ پھر یہ ہوا کہ اُن کا بیٹا احمدی ہوگیا۔ پھر بیوی بھی۔ پھر مولوی اکٹھے ہوگئے اور کہنے لگے کہ اپنی زمین اور گھر سے نکل جاؤ۔ میرے آنے سے چند دن پہلے کی بات ہے وہاں کے افسروں نے کہا کہ ہم تمہیں معقول قیمت دلوا دیتے ہیں۔ لیکن مَیں نے اُسے کہا کہ بیچنا نہیں تم اُن کو کہو کہ اِن کی حفاظت کریں۔ میں اپنی جائیداد نہیں بیچتا ویسے چلا جاتا ہوں۔ اگر تمہیں تکلیف ہے۔ آج کچھ حالات ہیں اور کل کچھ ہیں۔ اپنا ٹھکانہ اور زمین کیوں بیچی جائے۔

ایک اور زمیندار شیخوپورہ میں احمدی ہونے لگا تو اُس کا گھیراؤ کر لیا۔ بہت تنگ کیا اُسے۔ وہ ربوہ آ رہا تھا۔ تو اُس کو آنے نہ دیا اور وہ نہیں آیا اور بیعت نہیں کی۔ لیکن اُس کے ساتھ کے گاؤں کے دو بڑے زمیندار جو پہلے بیعت کرنے کیلئے تیار نہ ہوتے تھے۔ انہوں نے آ کر بیعت کر لی۔ بہت عجیب وہاں سب کچھ ہو رہا ہے اور تماشا یہ کہ احمدیوں کو ہم اپنے فارم میں کافر لکھیں گے۔ اور جو الیکشن کروانے لگے ہیں۔ ایک افسر مجھ سے ملا تو مَیں نے کہا احمدی اپنے آپ کو مسلمان لکھے گا۔ اگر آپ کہیں گے کہ نہ لکھو تو وہ اپنا ووٹ نہیں بنوائے گا۔ تمہاری مرضی ہے ووٹ نہ بناؤ۔ ہم کچھ نہیں کہتے لیکن وہ لکھے گا۔ اپنے آپ کو احمدی مسلمان۔ مَیں نے کہا تمہیں اتنا ہی ہمارے ووٹوں سے دکھ ہے تو مَیں کہہ دیتا ہوں کہ نہ ووٹ دیں۔ کہنے لگا نہیں نہیں یہ آپ بالکل نہ کریں۔ مَیں نے کہا آپ تو یہ کہہ رہے ہیں لیکن اُس کا ماتحت عملہ شرارت کرے گا۔ تو کہنے لگا کہ میرے پاس ساری اطلاعیں ہیں۔ میں اُن کو Dismiss کر دوں گا۔ ووٹ ضرور بنانے ہیں۔ ووٹ بنائیں تو ووٹ دیں گے کس کو۔ نتھو رام اور ہزارہ سنگھ کو ووٹ دیں گے۔ اگر یہ حالت ہے تو دو صورتیں ہیں۔ یا تو ووٹ نہیں بنائیں گے۔ اگر بنانے ہیں تو پورے زور سے پہلے اپنی طاقت ظاہر کر دیں گے۔ تو پھر کہہ دیں گے کہ نہیں دینے ووٹ۔ مسلمان نے ہم سے ووٹ لینے ہیں تو لے لے۔

عربوں کی حالت

عربوں کی افسوسناک حالت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ جو بڑے سخت متعصب *Arabic speaking اگر احمدی ان سے بات کرے تو کہتے ہیں تمہیں کیا پتہ قرآن کا۔ عربی ہماری زبان ہے کہ تمہاری زبان۔ تو اگر عربی سے قرآن آتا ہے تو ابو جہل کو قرآن پاک کیوں نہیں آیا۔ وہ تو تم سے زیادہ عربی جانتا تھا۔ اس زمانے میں جتنے ڈاکو سارے مکہ تھے اُن کی زبان چوٹی کی اچھی زبان تھی۔ اُس وقت جو سبع معلقہ

*: عربی بولنے والے

خانہ کعبہ پر لٹکائے گئے تھے وہ اُن کو زبانی حفظ تھے - اُن کی زبان نہایت اعلیٰ تھی - تو اگر زبان سے قرآن پاک آئے تو ابوجہل کو تو بہت اچھا مفسرِ قرآن پاک ہونا چاہیے تھا - اور حال یہ ہے کہ انگریزی بولنے والے ملک کے بارے میں ایک احمدی سے جو وہاں سے آیا میں نے کہا بتاؤ اُن کی حالت کیا ہے - کیا شراب پیتے ہیں - کہنے لگا "شراب" - پھر کہنے لگا کہ ہمارے ملک میں جو سڑک کے کنارے غریب آدمی ترکاری لے کر بیٹھ جاتا ہے - اِس طرح لوگوں نے شراب کی بوتلیں رکھی ہوئی ہیں بیچنے کیلئے - اور ایک اور ملک کے بارے میں پوچھا کہ گھر میں پیتے ہیں ویسے نہیں پیتے - سوائے ڈرائیور کے (جس کو ویسے بھی نہیں پینی چاہیے) کہ جو بس کا ڈرائیور ہے اُس کے ساتھ ہی بہت ساری شراب کی بوتلیں رکھی ہوئی ہیں - اور شراب پی کر بوتلیں باہر پھینک دیتا ہے - ایک اور ملک سے ایک احمدی آیا اور کہنے لگا کہ نہ نماز پڑھیں نہ جمعہ - ایک دفعہ سال میں عید پڑھ کر کہیں کہ یہ ہم احسان ہے خدا پر اور احمدی کافر ہیں یہ مسئلہ سمجھ نہیں آتا - جس طرح عیسائیوں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح کو ملعون مان لو تو سارے گناہ معاف تو انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو کافر قرار دیدو تو پھر ہمیں عمل کرنے کی ضرورت نہیں سارے گناہ معاف -

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ = حضور نے فرمایا کہ اس دنیا سے تمہاری اخلاقی لڑائی ہے۔ بہادر بن کر لڑنا ہے - یہ نہیں کہ اِن کے سامنے گردن جھکا دیا - گیانی واحد حسین کے لڑکے محی الدین اٹامک ریسرچ سنٹر میں کام کرتے تھے - اُن کو جرمنی نے ہی سکالرشپ دیا - وہ یہاں آگئے - یہاں آکر انہوں نے تھیسس (Thieces) لکھنا تھا - انہوں نے اپنے پروفیسر کو کہا کہ میں اس بات پر یقین رکھنا چاہتا ہوں کہ جو گندم - چاول - مکئی اور جو دوسری کھانے والی چیزیں ہیں - ہر چیز پر اٹامک Reactions مختلف ہے - اِن کا اٹامک انرجی سے تعلق تھا - تو وہ کہنے لگا کہ تمہارے دماغ کو کیا ہو گیا ہے - ہمیں تو کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ تم یہ ریسرچ کرو گے - اس نے کہا کہ آپ بس مجھے اجازت دیں - بڑی مشکل سے اُن کو قائل کیا - وہ مجھے غالباً 1975ء میں ملے تھے - وہ کالج میں میرے شاگرد بھی رہے ہیں - میں نے انہیں بتایا تھا کہ قرآن کریم میں یہ آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا جلوہ مختلف ہوتا ہے - Repeat نہیں ہوتا - كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ - قرآن کریم نے اعلان کیا ہے جس خدائی صفت کے جلوے سے گندم پیدا ہوتی ہے وہ اس سے مختلف ہے جس صفت کے جلوے سے مکئی پیدا ہوتی ہے - اس واسطے اُن کے Reactions مختلف ہونے چاہییں - کہنے لگے اس وقت میرے دماغ میں یہ تھا - اس کو میں نے

Base بناکر یہ Propose کیا تھا - اور وہ مانتے نہیں تھے - پروفیسر کو بڑی مشکل سے راضی
کیا اور اس میں وہ کامیاب ہوگئے - اُن کو بھی مزا آیا ہوگا - مجھ کو بھی بڑا مزہ آیا - قرآن کریم نے
بڑا زبردست اعلان کیا ہوا ہے - یہ بھی خدا کی شان ہے - حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کے متعلق
اسکی مخلوقات کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ہے " کثرتِ شان دلیلِ وحدتِ او " کہ اس کی
مخلوقات کی کثرت اور تنوع جو ہے - وہ خدا تعالیٰ کی وحدت کی دلیل ہے ✻ وہ monotony
(مناٹنی) توڑنے کیلئے اب رنگوں میں فرق کر رہے ہیں - ورنہ تو اگر ایک ہی رنگ ہو تو ہر جگہ
کالی - کریم کلر یا سرخ کاریں چل رہی ہوں تو لوگوں کی آنکھیں دیکھ دیکھ کر تنگ آجاتیں لیکن
جو اِن کا ہر لیس ہے باڈی نکالنے والا - اگر وہ اس میں ذرا بھی تبدیلی کر دیں تو ان کو ملین ڈالر
مارکیٹ کرنے پڑیں - اس لئے وہ ~~stick~~ stick کرتے ہیں - خدا تعالیٰ نے تو صرف "کُن" کہنا ہے اور
ہو جانا ہے - اس لئے یہ خدا تعالیٰ کی ہستی کی بہت بڑی دلیل ہے - کہ اس کا کوئی جلوہ اس
نے Repeat نہیں کیا - مثلاً انسان ہے ساری دنیا میں کبھی کوئی دو انسان ایسے نہیں جن کی شکلیں
بالکل ایک دوسرے سے ملتی ہوں اور اربوں انسان ایک وقت میں پھر رہے ہیں - اور جب
سے انسان پیدا ہوا اس وقت سے شکلیں مختلف ہیں - یہ نہیں کہ آدمؑ کے وقت کی شکل
اب خدا تعالیٰ نے Repeat کرنی شروع کر دی - اس وقت سے یہ فرق چلا آرہا ہے -
پھر یہ ہے کہ ہر انسانی جسم ایک دوسرے سے مختلف ہے - اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک دوائی
ایک کو موافق آتی ہے اور دوسری دوائی دوسرے کو موافق آتی ہے - میں جب پڑھ
کر واپس گیا تو میرے پاؤں پر اگزیما ہوگیا - اور بڑی تکلیف تھی - سارا پاؤں نیچے لگ گیا اور
دو ماہ گاؤ تکیہ پر رکھ کر گزارنے پڑے - الفضل میں بھی دعا کیلئے اعلان ہوتا تھا - بہت سے احمدی
دوستوں نے بڑے پیار سے نسخے لکھنے شروع کئے - وہ بڑا دلچسپ بن گیا - ایک آدمی لکھتا تھا
کہ آپ X دوائی استعمال نہ کریں - میرے بھی اگزیما ہوا تھا مجھے دوائی موافق نہیں آئی Z دوائی
میں نے استعمال کی وہ مجھے موافق آئی آپ بھی وہی استعمال کریں - دوسرا لکھتا تھا کہ مجھے
اگزیما ہوا اور Z دوائی استعمال کی وہ مجھے موافق نہیں آئی - آپ اسے بالکل استعمال نہ
کریں بلکہ Y دوائی استعمال کریں - یعنی ایک دوسرے کے بالکل خلاف - اس کی وجہ یہ ہے کہ
انسان کا جو جسم ہے یہ کیمیائی اجزاء سے بنا ہوا ہے اور پتہ نہیں کتنے اجزا ہیں جو مل کر ہمارا جسم
بناتے ہیں - اور اِن کا جو توازن ہے اور نسبتیں جو قائم کی ہیں وہ ہر انسان کے جسم کی مختلف
ہیں - اس واسطے ایلوپیتھک والے جو ہر ایک کو ایک ہی نسخہ لکھ کر دیتے ہیں وہ اصولاً غلط ہے -

✻ ۱۰ - ب مثلاً یہ جو مرسیڈیز اور ٹویوٹا کاروں کی ماڈل ہیں ان میں ہر سال ہی کچھ نہ کچھ تبدیلیاں اور وہ ایک ہی ٹکسال سے بار بار بنا کر بیچی جاتی ہیں

اس لئے ہومیو پیتھک کے موجد Havemann نے آرسینک زہر تھوڑی سی مقدار میں
(جس سے آدمی نہیں مرتا) کھا کر 3400 اثرات اپنے جسم پر نوٹ کیے۔ خدا نے اس کو بہت
دماغ دیا تھا۔ اس نے لکھا کہ ہر مریض کے سر سے لے کر پاؤں تک کے حالات کا پتہ لو۔
بال کیسے ہیں۔ سر جس کھاؤ تو کوڑے ہوتے ہیں کہ نہیں وغیرہ وغیرہ۔ پاؤں کے ناخن تک وہ
کہتا تھا کہ ہومیو پیتھک جو ہے وہ ایک دن میں ایک مریض دیکھ سکتا ہے۔ اس نے اپنی آخری
زندگی میں بہت شور مچایا ہوا تھا کہ ہومیو پیتھک ایک دن میں تین مریض دیکھنے لگے ہیں یہ بڑا
ظلم ہے۔ اور یہ ایلو پیتھک والے تو ایک دن میں سینکڑوں گزار جاتے ہیں۔ کوئی انسانی
جسم ایک جیسے نہیں ہیں۔ یہ خدا کی شان ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی ہستی کی ہر طرح کی دلیلیں دی
ہیں۔ انسان کا دماغ بعض اوقات خراب ہو جاتا ہے۔ جب وہ خدا کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔
ابھی ہمارے مسلمانوں نے بھی یہ فتویٰ دیا ہے اور اخباروں میں چھپ گیا کہ کسی مسلمان کو سچی
خواب نہیں آ سکتی۔ یہ دو سال ہوئے فتویٰ شائع کیا۔ اور قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ یہ ساری
کائنات کی بقا۔ وحی الٰہی اور حکم الٰہی پر ہے۔ اور ہر جگہ اس کا کلام نازل ہو رہا ہے تب
ہی وہ چل رہی ہے۔ یہ جسم میں ان کے اندر نروز میں جو دماغ کا حکم پہنچاتے ہیں۔ مثلاً
تم آنکھ جھپکتے ہو تو دماغ سے ایک حکم چلتا ہے کہ آنکھ کا پردہ ہلے۔ یہ اعصاب میں سے گزرتا ہے۔
نروز ایک پتلا دھاگہ نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں۔ ان کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور
وہ فاصلہ آگے جا ہی نہیں سکتا جب وہاں پل نہ بنے۔ جس وقت دماغ حکم جاری کرتا ہے
اس وقت جہاں دو ٹکڑے اعصاب کے ملتے ہیں اور درمیان میں فاصلہ ہے۔ ان کے درمیان
خدا تعالیٰ کا حکم اور اس کی وحی ایک پل بنا دیتی ہے کیمیاوی اجزا کا کنکشن ایک سرے
سے دوسرے سرے تک بن جاتا ہے۔ وہاں حکم جمپ کر کے آگے چلا جاتا ہے۔ اور اس وقت
وقت خدا کا دوسرا حکم نازل ہوتا ہے اور کیمیکل اجزا کا یہ پل اپنی شکل بدل لیتا ہے اور
انہوں نے تحقیق کی ہے کہ اگر وہ اپنی شکل نہ بدلے اور اسی شکل میں قائم رہے تو اسی
وقت انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ کہنے کو تو انسان بڑا کھنّے خان بنتا ہے حالانکہ
ہر چھوٹے سے حکم کے لئے بھی سینکڑوں موتوں میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔

خالص خوراک = حضور نے فرمایا کہ کئی چیزیں ہیں جن کا قدرت نے انتظام کیا ہے کہ آدمی
انہیں سٹور نہ کرے اگر وہ اس کو صحیح اور صحت مند شکل میں کھانا چاہتا ہے۔ جن میں سے ایک
آٹا ہے۔ اگر روزانہ جس طرح دیہاتوں میں آٹا دو تین سیر پیس لیتے ہیں اسی طرح پیس لیا

جائے تو یہ سب سے زیادہ صحت مند آٹا ہے۔ اب امریکہ نے بھی سویا کی چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنائی ہیں۔ گندم میں ویٹ جرم آئل ہوتا ہے جس میں وٹامن ای ہوتی ہے۔ اگر یہ سارا ویٹ جرم آئل گندم میں رہے تو آٹا بدبو چھوڑ جاتا ہے۔ اس لئے ان لوگوں نے بہت زیادہ خرچ کرکے اس ویٹ جرم کو گندم میں سے نکالا تاکہ ہمارے آٹے میں سے بدبو نہ آئے اس طرح وہ قیمتی چیز نکال کر انسان کو کھلانی شروع کردی اور اب یہ ریسرچ ہوئی ہے کہ وٹامن ای انسان کے دل کے لئے اس قدر ضروری چیز ہے کہ اس سے آگے تو دل کی بیماریوں کا علاج ہو رہا ہے۔

اس طرح دل کی بیماری کے علاج کیلئے سویابین بہت مفید ہے۔ میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ سویابین کھایا کرو۔ اس کا آٹا بھی مل جاتا ہے۔ اور کھانے والے بیج بھی مل جاتے ہیں۔ تیل میں استعمال کیا جاسکتا ہے چین کے ہر کھانے میں سویابین کا استعمال ہوتا ہے۔ مغرب والے بہت حیران ہوتے ہیں کہ چین میں دل کی بیماری نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہوں نے وہاں جاکر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ سویابین کھاتے ہیں۔

کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کیلئے پیدا کی گئی ہے = خدا تعالیٰ نے جو انسان کی صحت قائم رکھنے کیلئے چیزیں بنائی ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قرآن کریم نے ایک طرف یہ اعلان کیا ہے "سخّرنا لکم فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعاً منہ" خدا تعالیٰ نے بلا استثنا ہر چیز انسان کی خدمت کیلئے پیدا کی ہے۔ بڑا عظیم اعلان ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہا کہ جتنی کوئی کوشش کرے گا اتنی خدمت لے لے گا۔ ان کو یہ حکم ہے کہ جتنی انسان تم سے خدمت لینا چاہے اتنی اس کی خدمت کرنا اس سے زیادہ نہیں۔ مثلاً ایٹم (اٹامک انرجی) میں انسان کیلئے بہت سے فوائد بھی ہیں۔ ایٹم کا لفظ جب بولا جائے تو آپ کے ذہن میں ایٹم بم آتا ہے اور ہائیڈروجن کا لفظ جب بولا جائے تو آپ کے ذہن میں ہائیڈروجن بم آتا ہے حالانکہ خدا نے اسے بم کیلئے تو نہیں بنایا۔ وہ تو انسان کے فائدہ کیلئے تھیں۔ یہ غلط راہ پر چل نکلے اس لئے نجات جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہوں پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئی آدمی دوسرے کا کفارہ نہیں بن سکتا۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ ان ملکوں نے بہت ترقی کی ہے لیکن یہ مفلوج ترقی ہے۔ کچھ حصے میں ترقی کی ہے اور کچھ حصے کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور جتنی بھلائیاں انسان کیلئے پیدا کی ہیں ان سے زیادہ خرابیاں پیدا کر لیں۔ اس لئے ان کا اثر نہیں قبول کرنا چاہیے۔ اثر وہاں قبول کرنا چاہیے جہاں بھلائیاں ہوں۔ یہاں تو خیر کی نسبت شر کی کمیت اور کیفیت زیادہ ہے۔ یہ کوئی بہادری تو نہیں

کہ ہم نے بم پھینکا اور جاپانیوں کے اتنے لاکھ آدمی ہلاک کر دیے اور پھر متعصب اتنے ہیں کہ اس بم کو آزمانے کیلئے جاپان کو چنا - یورپ کو کیوں نہیں چنا - حالانکہ پہلا ٹارگٹ یورپ تھا - اس لئے کہ یورپ کا ردِّ عمل اپنے اوپر بہت سخت ہوجاتا - قوم برداشت نہ کرتی - مثلاً اگر امریکہ یورپ کے کسی حصہ میں بم گرا دیتا تو لوگ ان کی بوٹیاں نوچ کر کھا جاتے کہ یہ تم نے کیا کیا - اس لئے جب انہوں نے کوئی دوائی آزمائی یا سرجری کا تجربہ کرنا ہو تو ڈھونڈتے ہیں کہ کوئی ہیمس ایشیائی مل جائے تو اس پر آزمالیں - اس لئے کہ ان کو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے -

ہر احمدی کو بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیے = یہ ان کا حال ہے - اپنا حال بھی سوچنا چاہیے

تمہارے اوپر بڑی ذمہ داریاں ہیں - تمہیں اچھا نمونہ دکھانا چاہیے - دعائیں کرنی چاہئیں - کتابیں پڑھنی چاہئیں - حضرت مسیح موعودؑ کی جو کتابیں ہیں ان میں اس معاشرے کی تمام برائیوں کا علاج ملتا ہے - اصل بات یہ ہے کہ تم کتابیں پڑھو - حضرت موسیٰؑ سے لیکر حضرت مسیحؑ تک اسلام کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دینے والا ہے - وہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کوشش وہ کرتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگانے کی - لیکن وہ اس واسطے نہیں لگ سکتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے بپتسمہ لیا ہے - میں نے یہاں آنے سے پہلے پڑا تلاش کروایا جس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح نے خود کسی کو بپتسمہ دیا ہے - آگ اور روح القدس کا بپتسمہ انہوں نے نہیں دیا - کوئی اور دینے والا ہے اور کوئی آیا نہیں سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے -

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ جو کہا گیا ہے کہ وہ آگ سے بپتسمہ دے گا وہ محبت الٰہی کی آگ ہے جو اسلام مسلمانوں کے دلوں میں بھڑکاتا ہے - جس کے نتیجہ میں جذبات جل جاتے ہیں - یہ قرآن کریم کی آیت کی ہی تفسیر ہے اور روح القدس کے متعلق ایدنا بروح القدس فرمایا - اور روح القدس قرآن کریم نے مسلمانوں کے متعلق کہا ہے - لیکن اگر ہمارا دل میں خدا تعالیٰ کا پیار نہ ہو تو کوئی چیز تو نمایاں ہونی چاہیے - قرآن کریم نے کہا تھا کہ ہم نے تمہارے اور غیر کے درمیان ایک فرقان ایک تمیز پیدا کر دی ہے - احمدی میں اور دوسرے میں تمیز والی کوئی چیز تو ہونی چاہیے - وہ پیدا کرو - تمہارا برتاؤ دوسروں کے ساتھ - تمہاری زبان میٹھی - تمہارے اخلاق - تمہاری دعائیں - تمہاری دیانتداری تمہاری محنت اور تمہارا نمونہ - یہ چیزیں جب تک نہ ہوں گی کیا بنے گا؟

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:....................